عنوان

SUNAN ABI DAUD, FEATURES, ARABIC URDU INTERPRETATIONS
A RESEARCH REVIEW

سنن ابی داؤد، خصوصیات، عربی اردو شروحات، ایک تحقیقی جائزہ

مقالہ نگار

محمد داؤد رحمانی

پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر کراچی یونیورسٹی

SUNAN ABI DAUD, FEATURES, ARABIC URDU INTERPRETATIONS A RESEARCH REVIEW

سنن ابی داؤد، خصوصیات، عربی اردو شروحات، ایک تحقیقی جائزہ

ABSTRACT:
It should be noted that the authors and the writers try to compile their writings and compilations in such a way as to mention things that separate and distinguish their writing or compilation from other authors' books. So, Imam Abu Dawud Sulaiman ibn al -Sha'asat has also compiled his book in a unique way, and there are some features in his book, which are not found in other books of Hadith. They are those, on which, Sunnah Abi Dawood is distinguished from other books. This research is based on the characteristics of Imam Abu Dawood's leading book Sunan Abi Daud, and other compilations of him with the mention of his teachers and scholars. In this writing, the characteristics of Imam Sahib's Sunan and the 3rd of this book are mentioned, and a few other prominent issues are introduced.
KEYWORD: Imam Abu Dawud Sulaiman, Prominent interpretations, Features
واضح رہے کہ مصنفین اور مؤلفین کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی تصنیف اور تالیف کو اس انداز میں مرتب کریں اور اس میں ایسی باتیں ذکر کریں، جو اس کی تصنیف یا تالیف کو دوسرے مصنفین کے کتابوں سے علیحدہ اور ممتاز کردے، چنانچہ امام ابوداؤد سلیمان بن الأشعثؒ نے بھی اپنی کتاب کو ایسے انداز میں مرتب کیاہے، اور کچھ ایسی خصوصیات اس کتاب میں موجود ہیں، جو حدیث کی دیگر کتابوں میں ناپید ہیں،، ذیل میں سنن اَبی داؤد کی کچھ خصوصیات اور بعض عادات مصنف لکھی جاتی ہیں، جس بنیاد پر سنن اَبی داؤد دیگر کتب حدیث سے ممتاز ہو جاتی ہے۔

یہ تحقیق امام ابوداؤد کی معروف زمانہ کتاب سنن ابی داؤد کی خصوصیات، اور امام ابوداؤد کی دیگر تالیفات اور ان کے اساتذہ اور تلامذہ کے تذکرہ پر مشتمل ہے، اس تحریر میں امام صاحبؒ کی سنن کی خصوصیات اور اس کتاب کے ۱۷ شروحات اور چند دیگر ممتاز امور کا ذکر کیاہے اور آپؒ کے دیگر ۱۱ تصنیفات کا تعارف بھی پیش کیاہے۔

سنن ابی داؤد کی خصوصیات

پہلی خصوصیت

امام ابو داؤدؒ اپنی کتاب سنن اَبی داوٗد میں اَقْدَم کی روایت کو اَحْفَظ پر ترجیح دیتے ہیں، یعنی اگر حدیث کی دو سندیں موجود ہوں، جن میں سے ایک سند کے راوی اقدم ہونے کی وجہ سے اس میں واسطے کم ہو، اور دوسری سند کے راوی احفظ ہو، توامام ابو داؤدؒ پہلی سند (جس کے راوی اقدم ہو، اور واسطے کم ہو) کو ترجیح دیتے ہیں، اور دوسری سند کو چھوڑ دیتے ہیں، چنانچہ اہل مکہ کی طرف لکھے ہوئے خط میں اس کتاب کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "۔۔۔إلا أن يكون قد روي من وجهين صحيحين: فأحدهما أقدم اسنادًا، والآخر صاحبه قدم في الحفظ، فربما كتبت كذلك، ولا أرى في كتابي من هذا عشرة أحاديث"[1]

دوسری خصوصیت

امام ابو داؤدؒ نے اپنی کتاب میں ایسے راوی کی حدیث ذکر نہیں کی ہے، جو ان کے نزدیک متروک الحدیث ہو، جیسا کہ امام صاحبؒ خود اپنے خط میں اس بات کی وضاحت کرتے ہیں: "وليس في كتاب السنن الذي صنفته عن رجل متروك الحديث شيئ، وإ ن كان فيه حديث منكر بينت أنه منكر، وليس على نحوه في الباب غيره۔۔۔الخ"[2]

تیسری خصوصیت

امام ابو داؤدؒ اپنی کتاب میں طویل حدیث کا اختصار کرتے ہیں، اور طویل حدیث میں سے ترجمۃ الباب کے مناسب جو حصہ ہوتا ہے، صرف اسی کو ذکر کرتے ہیں، باقی حدیث اس لئے ذکر نہیں فرماتے ہیں کہ اگر پوری حدیث ذکر کر دی جائے تو بعض لوگوں کے حق میں اس حدیث کا جزو مقصود مخفی رہے گا۔

یہ خصوصیت بھی امام ابو داؤدؒ خود ذکر فرماتے ہیں: "وربما اختصرت الحديث الطويل لأني لو كتبته بطوله لم يعلم بعض من سمعه ولا يفهم موضع الفقه منه۔۔۔الخ"[3]

چوتھی خصوصیت

امام ابو داؤدؒ اپنی کتاب میں احادیث ضعیفہ یعنی مقلوب، مجہول اور موضوع جو کہ اس کی بدترین قسم ہے، وغیرہ روایت نہیں کرتے ہیں، البتہ اگر کسی جگہ ضرورت ہو، مثلاً اس باب میں باعتبار سند کے کوئی صحیح حدیث نہ ملے، یا مخالف کی دلیل ذکر کرنی ہو تو پھر اس قسم کی احادیث بھی ذکر کر دیتے ہیں، لیکن اکثر مواضع میں ایسے احادیث کے ضعف کو ضرور بیان کر دیتے ہیں، تاکہ قاری کے لئے بات واضح ہو جائے، چنانچہ امام ابو داؤدؒ نے اہل مکہ کی طرف جو خط لکھا تھا، اس میں حضرتؒ خود اس بات کی صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"أنكم سألتم أن أذكر لكم الأحاديث التي في كتاب السنن، وهي أصح ما في الباب، ووقفت على جميع ما ذكرتم؛ فاعلموا أنه كذلك كله... الخ"[4]

پانچویں خصوصیت

امام ابو داؤدؒ ترجمۃ الباب کو ثابت کرنے کے لئے اختصار کے پیش نظر صرف ایک حدیث کو ذکر کرتے ہیں، اور اگر ایک باب میں ایک سے زیادہ احادیث لائے ہیں، تو اس سے کوئی ایسا خاص فائدہ اور نکتہ بیان کرنا مقصود ہوتا ہے، جو پہلی حدیث میں مذکور نہیں ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرتؒ فرماتے ہیں: "ولم أكتب في الباب إلا حديثاً أو حديثين، وإن كان في الباب أحاديث صحاح؛ لأنه يكثر... الخ"

چھٹی خصوصیت

﴿قال ابوداؤد﴾ بھی سنن أبی داوٗد کی ایک اہم خصوصیت ہے، جس سے امام ابو داؤدؒ کا مقصد درج ذیل امور کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے، جن کا جاننا قاری کے لئے نہایت ضروری ہے:۔

۱۔ کبھی تو اس سے (اختلاف رواۃ في الإسناد) یعنی سند میں راویوں کے اختلاف کو بیان کرتے ہیں۔

۲۔ کبھی (اختلاف رواۃ في ألفاظ الحديث) یعنی الفاظ حدیث میں رواۃ کے اختلاف کو بیان کرتے ہیں۔

۳۔ کبھی صرف تعدد طرق کی اشارہ کرتے ہیں۔

۴۔ کبھی طریقہ استدلال میں اختلاف کو ذکر کرنا مقصود ہوتا ہے۔

ساتویں خصوصیت

امام ابو داوٗدؒ راویوں کے پانچ طبقات میں سے شروع کے تین طبقات کے راویوں کی احادیث بالاستیعاب ذکر کرتے ہیں، اور کبھی کبھار طبقہ رابعہ کی احادیث بطور متابعًا، ضمنًا یا استشہادًا ذکر کرتے ہیں۔

آٹھویں خصوصیت

امام ابو داوٗدؒ کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ آپ بعض مرتبہ کسی حدیث کی سند بیان کرتے ہیں، تو ایک سند کے ساتھ اسی حدیث کی دوسری سند بھی ذکر کر دیتے ہیں، اور پھر ہر سند کے جو الفاظ مروی ہوتے ہیں، ان کو الگ الگ ذکر کرتے ہیں، اس طرح اگرچہ دیگر حضرات مصنفین بھی کرتے ہیں، مگر بہت کم، سنن أبی داوٗد میں یہ چیز بہت کثرت سے پائی جاتی ہیں، غالبًا اسی وجہ سے اس بات کو اس کتاب کی خصائص میں ذکر کیا جاتا ہے۔

نویں خصوصیت

امام ابو داوٗدؒ کی کتاب سنن أبی داوٗد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب جس میں انہوں نے چار ہزار آٹھ سو احادیث ذکر کی ہیں، یہ احادیث امام صاحبؒ نے پانچ لاکھ احادیث کے مجموعہ سے منتخب کی ہیں۔

چنانچہ امام ابو داوٗدؒ کے خادم خاص ابو بکر محمد بن بکر بن داسہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابو داوٗدؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:

"کسبت عن رسول ﷺ خمس مائة ألف حديث، وانتخبت منها ما تضمنه كتاب السنن، وهو أربعة آلاف وثمان مائة حديث... الخ"[5]

یعنی میں نے رسول ﷺ کے پانچ لاکھ احادیث حاصل کی، اور اس میں سے صرف چار ہزار آٹھ سو احادیث سنن میں درج کی ہے۔

دسویں خصوصیت

امام ابو داوُدؒ نے اس کتاب میں وہ احایث جمع کی ہیں، جن سے اکثر و بیشتر فقہاء کرام نے نہ صرف استدلال کیا، بلکہ احکام کی بنیاد ہی انہی حدیثوں پر رکھی ہے، چنانچہ علامہ عبد الرشید نعمانیؒ لکھتے ہیں: "وأما ابو داؤد فحرك همته إلى جمع الأحاديث التي استدل بها الفقهاء، ودارت فيهم، وبنى عليها أحكام فقهاء الأمصار، جمع فيها الصحيح والحسن، والصالح للعمل... الخ۔"[6]

گیارہویں خصوصیت

مصنفؒ بسا اوقات ترجمۃ الباب کے ذریعے جمع بین الروایات اور دفع تعارض کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جس کا کتاب کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

بارہویں خصوصیت

اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ احادیث الأحکام کا جتنا بڑا ذخیرہ اس میں پایا جاتا ہے، کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ ابن العربیؒ اور امام غزالیؒ جیسے بعض علماء نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ کتب حدیث میں سے صرف یہ ایک کتاب مجتہد کے لئے کافی ہے۔

بعض حضرات نے سنن اَبی داوٗد کی خصوصیات میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ یہ اول السنن ہے، یعنی کتب حدیث میں سنن سے متعلق یہ پہلی کتاب ہے، اس سے پہلے احادیث کی کتابیں جوامع اور اسانید کے قبیل سے تھیں۔

لیکن محقق شیخ محمد بن جعفر الکتانیؒ نے اس رائے سے اختلاف کیا ہے، اور انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ سنن اَبی داوٗد اول السنن نہیں ہے، بلکہ اس پہلے اس طرز کئی کتابیں لکھی گئی تھی، جیسے سنن امام شافعیؒ وغیرہ، اس لئے اس کتاب کی خصوصیات میں اول السنن کی خصوصیت ذکر نا محل نظر ہے۔

امام ابو داوُدؒ کا قول ﴿وما لم أذكر فيه شيئاً فهو صالح﴾ کی وضاحت:

امام ابو داوُدؒ نے اہل مکہ کے نام خط میں لکھا ہے: "ذكرت فيه الصحيح، وما يشبهه وما يقاربه. وما كان في كتابي هذا فيه وهن شديد بينته، وليس فيه عن رجل متروك الحديث شيء، وما لم أذكر فيه شيئاً فهو صالح... الخ"۔

یعنی میں نے اس میں صحیح اور جو اس کے مشابہ اور قریب احادیث ہیں انہیں ذکر کیا ہے، اور میری اس کتاب کی جس روایت میں شدید ضعف ہے، تو میں نے اسے بھی واضح کیا ہے، میری کتاب میں متروک الحدیث کی کوئی روایت نہیں، جس کے متعلق میں کچھ بیان نہ کروں تو وہ بھی صالح ہے۔

امام سیوطی رحمہ اللہ (اوپر بیان کردہ لفظ "صالح" کی تشریح کرتے ہوئے) فرماتے ہیں:"اس بات کا احتمال ہے کہ صالح سے ان کی مراد اعتبار کے لحاظ سے صالح ہے، نا کہ قابل حجت ہونے کے اعتبار سے لہذا اس میں ضعیف بھی شامل ہیں، لیکن امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو داودؒ کے بارے میں روایت کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس راویت پر وہ سکوت اختیار کریں تو وہ حسن ہے، اگر یہ قول ان سے صحیح طور پر ثابت ہے تو پھر کوئی اشکال نہیں رہتا۔(یعنی اس بات میں اشکال نہیں رہتا کہ صالح سے مراد بطور حجت صالح ہے)"۔

اور امام ابن الصلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:"اس اعتبار سے جس حدیث کو ہم ان کی کتاب میں مطلقاًمذکور پائیں گے اور وہ صحیحین میں بھی نہ ہو، اور نہ کسی نے نصاًاس کی صحت بیان کی ہو، تو ہم یہ جان لیں گے کہ یہ روایت ابو داودؒ کے نزدیک حسن ہے"۔[7]

شروحات سنن ابو داؤد

امام ابو داؤدؒ کی کئی تصانیف ہیں، لیکن جو شہرت و مقبولیت اور جو تصنیف علماء وفقہاء کا مرجع رہی، اور علماء امت نے اپنی توجہ جس تصنیف کی طرف مبذول کی، اور جس تصنیف کی کئی شروحات لکھی گئی، وہ امام ابو داؤدؒ کی مایہ ناز تصنیف ﴿سنن أبي داؤد﴾ ہے۔

علماء کرام نے اس کتاب کی کئی شروحات لکھی ہیں، ذیل میں ان میں سے چند اہم شروحات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

۱۔معالم السنن: یہ امام ابوسلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب السبتی الخطابیؒ(متوفی۳۸۸ھ) کی شرح ہے،محقق شعیب الأرنؤوط سنن أبی داؤد کے مقدمہ میں اس شرح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"قال الحافظ ابو طاهر السلفي: لم أر أحسن من شرح أبي سليمان الخطابي لكتاب أبي داؤد السجزي، وقد لخص (المعالم) الإمام شهاب الدين أحمد بن محمد بن ابراهيم المقدسي المتوفى سنة ٧٦٥هـ، وسماه (عجالة العالم من كتاب المعالم)"[8]

یعنی اس شرح کے بارے میں ابو طاہر سلفیؒ لکھتے ہیں کہ میں نے سنن اَبی داؤد کی شروحات میں سے ابو سلیمان خطابی کی شرح بڑھ کر کوئی شرح نہیں دیکھی ہے، بعد امام شہاب الدین احمد بن محمد بن ابراہیم المقدسیؒ نے اس شرح کا خلاصہ لکھا، اور اس خلاصہ کا نام (عجالة العالم بن کتاب المعالم) رکھا ہے۔

صاحب سیر أعلام المحدثین اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں: "سمي شرحه معالم السنن، وهو شرح وسط المتني فيه باللغات، وتحقيق الروايات، واستنباط الأحكام، والآداب، وهذا شرح مطبوع"[9]

یعنی یہ شرح لغات اور روایات کی تحقیق، استنباط احکام اور آداب پر مشتمل ہے۔

۲۔شرح الإمام النووي: امام نوویؒ کی سنن اَبی داؤد پر لکھی ہوئی شرح ہے، مگر اس کی تکمیل نہیں ہو سکی ہے۔

۳۔شرح الحافظ علاؤالدين مغلطائي بن قليج بن عبد الله العراقي : یہ حافظ علاؤ الدین مغلطائی (متوفی ٧٦٢ھ) کی شرح ہے، یہ بھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی ہے۔

۴۔شرح الحافظ أبي زرعة أحمد بن عبد الرحيم بن الحسين العراقي : یہ حافظ ابو زرعہؒ (متوفی ٨٢٦ھ) کی لکھی شرح ہے، یہ شرح بھی نامکمل ہے، اس شرح کے بارے محقق شعیب الارنؤوط فرماتے ہیں:

"قال الحافظ ابن حجر ﷺ شرع في شرح السنن لأبي داؤد، فكتب نحو السدس من في سبع مجلدات في المسودة. وقال الحافظ السيوطي ﷺ: هو شرح عليه مبسوط جدا، كتب منه من أوله إلى سجود السهو في سبعة مجلدات، و كتب مجلدا فيه الصيام والحج والجهاد، ولو كمل لجاء في أكثر من أربعين مجلدا"۔[10]

یعنی حافظ ابن حجر اس شرح کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: انہوں نے سنن اَبی داؤد کے صرف چھٹے حصے تک کی شرح سات جلدوں میں لکھی ہے، اور حافظ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ ابتداء سے لیکر باب سجود السہو تک سنن اَبی داؤد کی ایک طویل شرح ہے، جو کہ سات جلدوں میں ہے، اگر موصوف اپنی شرح مکمل کر لیتے تو چالیس جلدوں سے بڑھ جاتی، مگر تکمیل کے خواب کو شرمندۂ تعبیر نہ کر سکے۔

۵۔مرقاة الصعود إلى سنن أبي داؤد: یہ حافظ جلال الدین أبو الفضل عبد الرحمن بن أبو بکر سیوطیؒ (متوفی ۹۱۱ھ) کی لکھی ہوئی شرح ہے، اس کے بارے میں محقق شعیب أرنؤوط لکھتے ہیں:

"اسم شرحه (مرقاة الصعود إلى سنن أبي داؤد)، قد اختصره علي بن سليمان، وسماه (درجات مرقاة الصعود)"[11]

یعنی حافظ سیوطیؒ نے اپنی شرح کا نام **(مرقاة الصعود إلى سنن أبي داؤد)** رکھا ہے۔

بعد میں علی بن سلیمان الدمنتی (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے اس شرح کو مختصر کر کے اس کا نام **(درجات مرقاة الصعود)** رکھا ہے۔

۶۔شرح الحافظ شهاب بن ارسلان: اس شرح کے بارے میں صاحب سیر أعلام المحدثین لکھتے ہیں: "وهو شرح حافل، ينقل فيه عن شيخه الحافظ ابن حجر ﷫، وحكى عن العلامة حسين بن محسن الأنصاري اليماني: أنه رأى شرح ابن ارسلان في بعض بلاد الغرب، وأنه في ثمانية مجلدات"[12]

یعنی یہ ایک نہایت جامع شرح ہے، اس کتاب کے مصنف نے عموما اپنے شیخ حافظ ابن حجرؒ کے اقوال اس میں نقل کئے ہیں، علامہ حسین انصاری سے مروی ہے کہ: انہوں نے یہ کتاب بعض مغربی ممالک کے کتب خانوں میں دیکھی ہے، جو کہ آٹھ جلدوں میں ہے۔

۷۔عون المعبود شرح سنن أبي داؤد: یہ علامہ محدث شیخ ابو طیب شمس الحق عظیم آبادیؒ (متوفی ۱۳۲۹ھ) کی لکھی ہوئی شرح ہے، اس کا کتاب کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے صاحب سیر أعلام المحدثین لکھتے ہیں:

"اقتصر فيه على كشف بعض اللغات المغلقة، والعبارات العويصة، مجتنبًا الاطالة، ولم يتعرض في شرحه إلى ترجيح الأحاديث بعضها على بعض، إلا على سبيل الإيجاز من غير ذكر أدلة المذاهب المتبوعة على سبيل الاستيعاب إ لا في بعض المواضع التي دعت إليها"[13]

یعنی اس شرح میں مصنفؒ طوالت سے گریز کرتے ہوئے، صرف مشکل لغات اور عبارات کی طرف توجہ دی ہے، نہ تو اس میں مذاہب متبوعہ کے ادلہ کے بیان ہے اور نہ ہی ایک حدیث کو دوسری پر ترجیح دی گئی ہے۔

لیکن اس کا کتاب کا صرف جزء اول ہی طبع ہو سکا ہے، مصنفؒ کے بھائی شیخ محمد اشرف نے اس کی تلخیص کی ہے، لیکن آخر کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مصنفؒ نے ہی اپنی شرح کی تلخیص کی ہے۔

۸۔شرح سنن أبي داؤد للعلامة العيني: یہ شرح مشہور شارح بخاری، صاحب عمدۃ القاری علامہ محمود بن احمد بن موسی بن احمد بن حسین القاھری الحنفیؒ کی لکھی ہوئی نامکمل شرح ہے، علامہ سخاویؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: "**له قطعة من سنن أبي داؤد في مجلدين**"۔

۹۔بذل المجهود في حل أبي داؤد: یہ علامہ محدث خلیل احمد سہارنپوریؒ کی ایک بہترین اور جامع مانع شرح ہے، اور اس پر حضرت شیخ الحدیث زکریاؒ کا ایک مفید حاشیہ بھی ہے۔

۱۰۔فتح الودود في شرح سنن أبي داؤد: یہ شرح علامہ ابو الحسن سندھیؒ نے لکھی ہے، اور چار جلدوں میں مدینہ منورہ اور مصر سے شائع ہوئی ہے۔

۱۱۔المنهل العذب المورود شرح سنن الإمام أبي داؤد: یہ شرح محمود محمد خطاب السبکیؒ نے لکھی ہے، جو کہ دس جلدوں میں مصر قاہرہ سے چھپی ہے۔

۱۲۔المجتبى: یہ علامہ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذریؒ کی ہے۔

۱۳۔شرح مختصر سنن أبي داؤد: یہ علامہ ابن القیمؒ کی لکھی ہوئی شرح ہے۔

۱۴۔انتماء السنن واقتفاء السنن: یہ شہاب الدین ابو محمد بن محمد المقدسیؒ کی شرح ہے۔

۱۵۔انوار المحمود: یہ حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت انور شاہ کشمیریؒ کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔

۱۶۔السمح المحمود في حل سنن أبي داؤد: یہ اردو زبان میں مفتی عبد الرزاق قاسمی امروہویؒ کی لکھی شرح ہے، اور دیوبند سے چھپی ہے۔

۱۷۔الدر المنضود على سنن أبي داؤد: یہ بھی اردو زبان میں سنن ابی داؤد کی شرح ہے، دار العلوم مظاہر العلوم (انڈیا) کے صدر المدرسین حضرت مولانا عاقل مدظلہ العالی کی لکھی ہوئی نہایت عمدہ شرح ہے۔

امام ابو داؤد کی تصنیفات

اسی طرح امام ابو داؤدؒ نے مختلف فنون خصوصاً علم حدیث میں ایسی جلیل الشان اور قابل قدر تصانیف اس امت کو عطا فرمائے ہیں، جن تصانیف نے اہل علم کے درمیان خاصی شہرت حاصل کی ہیں، اور اہل علم نے ان تصانیف کو نہ صرف ہاتھوں ہاتھ لیا، بلکہ ان کے معانی اور مطالب سمجھنے میں اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دی ہیں، اور عوام الناس تک ان کے فوائد و ثمرات پہنچانے کی اَن گنت کوششیں کی ہیں۔

صاحب سیر أعلام المحدثین نے امام ابو داؤدؒ کی تصانیف پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "لأبي داؤد مؤلفات كثيرة منها: كتاب السنن، كتاب المراسيل، كتاب القدر، الناسخ والمنسوخ، فضائل الأعمال، كتاب الزهد، دلائل النبوة، ابتداء الوحي واخبار الخوارج"[14]

شرح سنن أبی داؤدؒ للعینی کے مقدمہ میں محقق ابو المنذر خالد بن ابراہیم مصریؒ نے امام صاحبؒ کی تصنیفات کی تعداد گیارہ تک لکھی ہیں:

۱۔ كتاب السنن، وهو ثالث الكتب الستة في الحديث

۲۔ المسائل التي خالف عليها الإمام أحمد بن حنبل رحمہ اللہ

۳۔ اجابته على سؤالات الآجرى

۴۔ رسالة في وصف تاليفه لكتاب السنن

۵۔ كتاب الزهد

۶۔ كتاب المراسيل

۷۔ كتاب الرجال

۸۔ كتاب القدر يا الرد على أهل القدر

۹۔ كتاب الناسخ والمنسوخ

۱۰۔ مسند مالك

۱۱۔ كتاب أصحاب الشعبي رحمہ اللہ[15]

علامہ زرکلیؒ نے ان کتابوں پر مزید کتابیں (کتاب البعث اور تسمیة الاخوة) کا اضافہ فرمایا، یوں ان کی تصانیف کی تعداد تیرہ ہو گئیں۔[16]

صاحب معجم المؤلفین عمر بن رضا نے مزید دو تصانیف ذکر کئے، چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

"من تصانيفه: تفسير القرآن الكريم، المصابيح في الحديث...الخ"[17] یعنی امام ابو داؤدؒ کی تصانیف میں قرآن کریم کی تفسیر اور مصابیح فی الحدیث بھی شامل ہیں، یوں امام ابو داؤدؒ کی تصانیف کی کل تعداد پندرہ ہو گئی ہیں۔

امام حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب ﴿تهذيب التهذيب﴾ کے مقدمہ میں مزید تین کتابوں کا تذکرہ کیا ہے کہ ﴿كتاب الدعاء، كتاب ابتداء الوحي، اخبار الخوارج﴾ یہ کتابیں بھی امام ابو داؤدؒ کی تالیفات میں سے ہیں۔

ان تصانیف میں کچھ تصانیف تو مطبوع ہیں، بعض غیر مطبوع بلکہ بعض ناپید ہیں، بعض کتابوں کی کئی کئی شروحات لکھی گئی ہیں، بعض کتابوں کو دوسری کتابوں میں ضم کر کے طبع کیا گیا ہے، ذیل میں ہم امام ابو داؤدؒ کے بعض اہم تصنیفات کا مختصر تذکرہ کرتے ہیں۔

امام ابو داؤدؒ کی چند مشہور تصنیفات:

۱۔**سنن أبي داؤد:** ان تالیفات میں سب سے مشہور و مقبول کتاب سنن اَبی داؤد ہے، جس کی خصوصیات مضمون کے شروع میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔

۲۔**كتاب المراسيل:** یہ بہت اچھی اور شاندار کتاب ہے، امام ابو داؤدؒ سے پہلے اس طرح کی کتاب کسی نے نہیں لکھی، اس کتاب میں پانچ سو چوالیس مرسل احادیث ابواب کی ترتیب میں مذکور ہیں۔

۳۔**كتاب الناسخ والمنسوخ:** یہ بھی امام ابو داؤدؒ کی بہترین تالیفات میں سے ایک تالیف ہے، اور یہ کتاب ابو بکر احمد بن سلیمان النجار کی روایت سے معروف ہے۔

۴۔**كتاب الزهد:** اس کتاب کی روایت ابن داسہ اور ابن الاعرابی نے کی ہے۔

۵۔**مسائل الإمام أحمد بن حنبل:** اس کتاب میں امام احمد بن حنبلؒ کے بعض فقہی آراء اور کچھ عقائد کے مسائل اور کچھ فوائد علم الرجال سے متعلق امور مذکور ہیں، یہ کتاب بھی بڑی عمدہ کتابوں میں سے ہے۔

٦۔الرد علی أهل القدر: علامہ ذہبیؒ، حافظ مزیؒ نے امام ابوداؤدؒ کے حالات میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے، اور تاریخ دمشق میں ابن عساکر نے اس کتاب سے تقدیر سے متعلق بعض مسائل نقل کئے ہیں، لیکن آج کل یہ کتاب مفقود ہے۔

٧۔تسمية الإخوة الذين روى عنهم الحديث: یہ کتاب ابو عبید آجریؒ کی روایت سے منقول ہے، امام ابوداؤدؒ نے اس کتاب میں لکھا ہے کہ ان باتوں میں سے میں نے کچھ باتیں علی ابن المدینیؒ کی کتاب سے لی ہے۔

٨۔أصحاب الشعبي: ابو عبید آجریؒ نے اس کتاب کی نسبت امام ابوداؤدؒ کی طرف کی ہے۔

٩۔التفرد في السنن: ابن خیر الاشبیلیؒ نے اس کتاب کا نام ﴿ما تفرد به أهل الأمصار من السنن الواردة﴾ ذکر کیا ہے، یہ کتاب امام ابوداؤدؒ سے ابن داسہ کی سند سے منقول ہے۔

١٠۔دلائل النبوة: حافظ ابن حجرؒ نے اس کتاب کا نام ﴿أعلام النبوة﴾ ذکر کیا ہے۔

١١۔سؤالات أبي عبيد الآجري: یہ کتاب علم روایت میں امام ابوداؤد کے خاص آراء پر مشتمل ہے، جو امام صاحبؒ اہل علم حضرات امام احمد بن حنبلؒ، ابن معینؒ، علی بن مدینیؒ اور یحیی بن سعید قطان وغیرہ سے نقل کرتے ہیں، امام بن کثیر اس کتاب کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔"ولأبي عبيد الآجري عنه أسئلة في الجرح والتعديل، والتصحيح والتعليل، كتاب مفيد" یعنی ابو عبید الآجری کے سوالات جرح و تعدیل، تصحیح و تعلیل سے متعلق امام ابوداؤدؒ سے منقول ہیں، یہ بہترین مفید کتاب ہے۔

١٢۔رسالة أبي داؤد إلى أهل مكة في وصف السنن: یہ خط ابو بکر محمد بن عبد العزیز بن الفضل الہاشمیؒ کی روایت سے امام ابوداؤدؒ سے منقول ہے، امام صاحبؒ نے یہ خط اہل مکہ کے نام لکھا تھا، جس میں کتاب سنن کی ترتیب اور اس کی افادیت متعلق اہم باتیں درج تھیں۔

نتیجۃ البحث: واضح رہے کہ امام ابوداؤد اپنے دور کے ایک عظیم الشان محدث گزرے ہیں جیسا کہ آپ نے اس تحقیق میں پڑھ لیا ہے، ان کے عظیم کارناموں کو اجاگر کرنے اور اس کو تحقیق کا مرکز و محور بنانے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ ان کے علوم و معارف سے علوم حدیث کے شائقین اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔ اور ان کے نقش قدم پر چل کر علوم قرآن و حدیث سیکھنے اور سکھانے اور اسکی نشر و اشاعت کا بندوبست ہو سکے، اور اس کو تدوین و تحقیق کا محور بنایا جائے۔

حوالہ جات

1۔ المقدسی محمد بن طاھر، شروط الأئمۃ الستۃ، حدیث اکادمی فیصل آباد پاکستان، ط۔ ۱۹۸۲، ص:۷۸
2۔ أیضًا
3۔ المقدسی محمد بن طاھر، شروط الأئمۃ الستۃ، حدیث اکادمی فیصل آباد پاکستان، ط۔ ۱۹۸۲، ص:۷۸
4۔ أیضًا
5۔ السبکی محمود محمد خطاب، المنہل العذب المورد شرح سنن أبی داؤد، مؤسسۃ التاریخ العربی، بیروت، لبنان، ج۱، ص:۱٦
6۔ النعمانی عبدالرشید، ماتمس الحاجۃ لمن یطالع سنن ابن ماجۃ، احیاء التراث العربی، ص:۲۵
7۔ الشھروزی عثمان بن عبدالرحمن، مقدمۃ ابن صلاح، دارالکتاب، دیوبند، الھند، ص، ۱۲۵
8۔ الأرنؤوط شعیب، مقدمۃ سنن أبي داؤد،، دارالرسالۃ العالمیۃ، ط۲۰۰۹، ج۱، ص:٦۲
9۔ رمزبی، احمد مختار، سیر أعلام المحدثین، دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت، لبنان، ط۔۲۰۰۵، ص:۳۸۸
10۔ الأرنؤوط شعیب، مقدمۃ سنن أبي داؤد،، دارالرسالۃ العالمیۃ، ط۲۰۰۹، ج۱، ص:٦۲
11۔ أیضًا
12۔ رمزبی احمد مختار، سیر أعلام المحدثین، دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت، لبنان، ط۔۲۰۰۵، ص:۳۸۸
13۔ أیضًا
14۔ رمزبی احمد مختار، سیر أعلام المحدثین، دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت، لبنان، ط۔۲۰۰۵، ص:۳۷۲
15۔ مقدمۃ شرح سنن أبی داؤدؔ للعینی، لأبی المنذر خالد بن ابراهیم المصري، ج:۱، ص:۲۴۔۲۵
16۔ الزرکلی خیرالدین بن محمود بن محمد، الإعلام، دارالبشائر الاسلامیۃ بیروت، لبنان، ج:۳، ص:۱۲۲
17۔ کحالۃ عمررضا، معجم المؤلفین، احیاء التراث العربی بیروت، ج:٦، ص:٦۰

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.